REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

چہار شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۰ تبوک ۱۳۳۹ھ ش | ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۰۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۹ ستمبر بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت رات بے چینی اور گھبراہٹ کی وجہ سے ناساز رہی۔

احباب جماعت التزام سے حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعاؤں میں لگے رہیں

کانگو کے اندرونی معاملات میں روسی مداخلت کی شکایت حفاظتی کونسل غور کریگی

میری حکومت اقوام متحدہ سے تعلقات کے بارے میں اہم فیصلہ کرنے والی ہے۔ کانگو کے وزیر اعظم کا بیان

نیویارک ۹ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شول نے بالواسطہ طور پر روس کو انتباہ کیا ہے کہ وہ کانگو کے داخلی امور میں مداخلت کر کے ملک کے حالات کو بد سے بدتر نہ بنائے۔ آپ نے حفاظتی کونسل سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے رکن ممالک پر زور دے کہ انہیں کانگو کے داخلی امور میں حصہ لینے سے روکنے کی کوشش کرے ـــ مسٹر ہیمر شول نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ بعض ممالک کانگو کی مختلف پارٹیوں کی امداد کر کے اندرونی تنازعات کا خاتمہ کرنے کی بجائے ان میں اضافہ کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ اس طرح اقوام متحدہ کے اقدامات کی راہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حفاظتی کونسل ایک آدھ دن میں مسٹر ہیمر شول کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ ـــ ادھر کانگو کے وزیر اعظم مسٹر لومبا نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ مجھے اور میری وزارت کو برطرف کرنے کی سازش میں شریک ہے۔ آپ نے کہا میری کابینہ عنقریب کانگو اور اقوام متحدہ کے تعلقات کے بارے میں اہم فیصلہ کرنے والی ہے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری ہمارے خلاف سازش کرنے والے عناصر پر عائد ہو گی ٭

امریکہ کی احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

امریکہ کے طول و عرض سے احمدی نمائندوں کی شرکت

ربوہ ۹ ستمبر۔ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب مبلغ امریکہ نیویارک سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

نیویارک ۷ ستمبر۔ جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی۔ کانفرنس جو ۳، ۴ ستمبر کو نیویارک میں منعقد ہوئی۔ امریکہ کے طول و عرض سے احمدی جماعتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ آئندہ سال کے لئے اہم تعلیمی تبلیغی اور مالی پروگرام طے کئے گئے۔ مختلف اہم موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

خروشیف ۱۹ ستمبر کو نیویارک پہنچیں گے

واشنگٹن ۹ ستمبر۔ وزارت خارجہ امریکہ کو اطلاع دی گئی ہے۔ کہ مسٹر خروشیف ۱۹ ستمبر کو روسی طیارے کے ذریعہ نیویارک پہنچیں گے۔ تا کہ ۲۰ ستمبر کو شروع ہونے والے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہو سکیں ٭

ـــ راولپنڈی ۹ ستمبر۔ مرکزی ملازموں کی منتقلی کا دوسرا مرحلہ ختم ہو گیا۔ اس مرحلے میں سات سپیشل ٹرینیں کراچی سے ملازموں کو چکلالہ لائی ہیں

سرگودھا ڈویژن یکم اکتوبر کی بجائے آئندہ ماہ کے آخر تک قائم ہو گا

لاہور ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان میں نئے سرگودھا ڈویژن کی تشکیل کے سلسلہ میں صوبائی حکومت کی تعمیل کمیٹی نے جو پروگرام منظور کر رکھا ہے۔ اس کی تکمیل میں تقریباً تین ہفتے کی تاخیر ہو گی۔ اور اس طرح اب یہ نیا ڈویژن یکم اکتوبر ۱۹۶۰ء تک کی بجائے اکتوبر کے آخری ہفتہ میں معرض وجود میں آئے گا۔ اس پروگرام کی تکمیل میں تاخیر کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ اس نئے ڈویژن کے نامزد کمشنر چوہدری نیاز احمد کو ان کے محکمہ زراعت کے سکرٹری کے فرائض سے بر وقت سبکدوش نہیں کیا جا سکا۔ تاہم انہیں حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ سرگودھا ڈویژن کی تشکیل کے سلسلہ میں آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی کی حیثیت سے مناسب انتظامات کریں۔ نیز تا وہ اپنے موجودہ فرائض بھی سر انجام دیتے رہیں گے۔ کیونکہ تا حال ان کے جانشین کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

گول بازار ربوہ میں کنواں لگنے کی تقریب

ربوہ ۸ ستمبر۔ کل بعد نماز عصر گول بازار میں ایک کنواں لگوانے کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی جبکہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے کنوئیں کا نشان لگایا اور دعا فرمائی۔ اس تقریب میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب شامل ہوئے۔ واضح رہے کہ یہ کنواں محترمہ بیگم صاحبہ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب مرحوم آف چنیوٹ سیٹھ صاحب مرحوم کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر لگوا رہی ہیں۔ اور اس کے انتظام و اہتمام میں سیٹھ صاحب مرحوم کے داماد خواجہ محمد عبد اللہ صاحب آف خواجہ ریسٹورنٹ گول بازار ربوہ حصہ لے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کنوئیں کو نافع الناس بنائے اور سیٹھ صاحب مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا حافظ و ناصر ہو۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کیلئے درخواست دعا

جیسا کہ احباب کو علم ہے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل آپ ایبٹ آباد میں تشریف رکھتے ہیں اور تازہ اطلاع کے مطابق آپ کی طبیعت ان دنوں زیادہ ناساز ہے

احباب صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزاماً دعا فرمائیں ٭

تیل صاف کرنے کا کارخانہ قائم کیا جائیگا

کراچی ۹ ستمبر۔ کراچی میں پاکستان ریفائنری لمیٹڈ کے نام سے ایک کمپنی قائم کی گئی ہے۔ جو کراچی میں تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ قائم کرے گی۔ جس میں درآمدی خام تیل صاف ہوا کریگا۔ توقع ہے کہ یہ کارخانہ تیل کی اتنی بڑی مقدار صاف کر لیا کرے گا۔ جس سے سارے پاکستان کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

مکرم مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ فجی کے اعزاز میں دعوت عصرانہ

ربوہ ۹ ستمبر۔ کل تیسرے پہر محلہ دار الصدر کی طرف سے مکرم مولوی عبد الواحد صاحب کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ مولوی صاحب موصوف عنقریب تبلیغ اسلام کے لئے جزائر فجی میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس تقریب میں محلہ کے احباب کے علاوہ متعدد بزرگان سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ صدارت کے فرائض صدر محلہ چوہدری عبد العزیز صاحب نے سر انجام دیئے۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مغربی افریقہ نے ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے مختصر تقریر فرمائی۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد یہ تقریب ختم ہوئی ٭

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

عذرِ گناہ

یاد ہوگا کہ مولانا سید ابو الحسن صاحب ندوی معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی ایک تصنیف "قادیانیت" پر چند مقالات مارچ اپریل ۱۹۶۰ء میں تحریر کئے تھے۔ ان مقالات سے ہماری غرض "کتاب" کا جواب لکھنا نہ تھا کیونکہ اس میں جو سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ ان کے جوابات بارہا جماعت کی طرف سے دئے جا چکے ہیں۔ ہم نے صرف مصنف کی تحقیقی حیثیت کا مختصر جائزہ لیا تھا۔

اس کتاب پر ہمارے نوٹس میں آنے سے پہلے لاہور کے ایک مقتدر غیر جانبدار اخبار نے تبصرہ کیا تھا اور اس تبصرہ میں معاصر مذکور نے لکھا تھا کہ

"کتاب کو پڑھ کر یہ خیال ضرور آتا ہے کہ مصنف نے "قادیانی مذہب" مصنفہ پروفیسر الیاس برنی مرحوم سے بہت کچھ اثر قبول کیا ہے"

خود مولانا ندوی مذکور نے بھی کتاب کے آغاز میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ تاہم مولانا نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ انہوں نے جماعتی لٹریچر پڑھ کر اصل کتابوں سے حوالے دیکھ کر نقل کئے ہیں۔ ہم نے چند ایک حوالوں کو بطور نمونہ پیش کر کے اپنے تین مقالات "انداز تحقیق" میں جو الفضل ۲۷ فروری یکم اور ۵ مارچ ۱۹۶۰ء شائع ہوئے ثابت کر کے ثابت کیا کہ مولانا نے ان حوالوں کو اصل مقامات سے دیکھ کر نقل نہیں کیا چنانچہ ہم نے یکم مارچ ۱۹۶۰ء کی قسط میں لکھا:۔

"ہم نے الفضل کی پرسوں کی اشاعت میں مولانا سید ابو الحسن صاحب معتمد العلوم ندوہ رکن عربی اکیڈیمی دمشق کی تصنیف "قادیانیت" میں مندرجہ ایک حوالہ پیش کر کے ثابت کیا تھا کہ مولانا موصوف کا کم از کم یہ دعویٰ غلط ہے کہ انہوں نے پروفیسر الیاس برنی کے حوالوں پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ حوالوں کا براہ راست اور بطور خود مطالعہ کیا ہے۔ ورنہ اگر وہ حوالہ مذکورہ بالا کو خود نکال کر دیکھتے تو وہ اس سے ہرگز وہ نتیجہ نہ نکالتے سوا اس کے کہ آپ دیدہ دانستہ غلط بیانی کرنے پر آمادہ ہوتے۔ کیونکہ جو بیان اخبار "امان افغان" کا الفضل میں درج کیا گیا ہے وہ ہرگز تجزیہ درج نہیں کیا گیا۔ بلکہ الفضل نے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اس بیان کو ناقابل اعتبار بیان کیا ہے اور کھلے الفاظ میں اس کی تغلیط اور تردید کی ہے۔ جس کو ہم پرسوں والے اداریہ میں لفظ بلفظ نقل کر چکے ہیں۔

مولانا سید ابو الحسن صاحب ندوی نے اپنی کتاب کے اسی صفحہ پر الفضل ۷ اگست ۱۹۲۵ء کے دو حوالے پیش کئے ہیں یہ دونوں حوالے الفضل ۷ اگست ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں موجود نہیں ہیں۔ اس سے ہم صرف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا کا یہ دعویٰ صحیح نہیں ہے کہ انہوں نے پروفیسر الیاس برنی صاحب کے منقولات اور اقتباسات پر اکتفا نہیں کیا اور مرزا صاحب اور "قادیانی" جماعت کی تصنیفات کا براہ راست اور بطور خود مطالعہ کیا ہے اگر یہ بات درست ہوتی تو وہ کبھی یہ حوالے درج نہ کرتے اور ان کو اپنے استدلال کی بنیاد نہ بناتے۔"

(الفضل یکم مارچ ۱۹۶۰ء)

اس کے علاوہ مولانا نے کتاب کے حرف گفتنی میں نہایت مغرورانہ انداز میں فرمایا تھا کہ:۔

"شرق اوسط کی سیاحت اور مصر و شام کے قیام کے دوران میں اگرچہ بارہا اس ضرورت کا خود احساس ہوا تھا۔ لیکن اس کی طرف توجہ کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی موضوع افتاد طبع اور اس وقت تک کی ذہنی تربیت کے خلاف تھا۔ مصنف کا ذوق اس وقت تک قادیانی لٹریچر اور خود مرزا صاحب کی تصنیفات کے مختصر سے مختصر حصے کے مطالعہ کے لئے بھی کبھی آمادہ نہیں ہو سکا تھا۔ اور وہ اس کوچہ سے یکسر نابلد تھا۔"

(حرف گفتنی قادیانیت) ان الفاظ کو غور سے دیکھئے ان سے صاف یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ گویا آپ قادیانیت سے کبھی چھوئے بھی نہیں تھے خاص کر یہ الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"اس کی طرف توجہ کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی موضوع افتاد طبع اور اس وقت تک کی ذہنی تربیت کے خلاف تھا"

اب جو کوئی بھی حرف گفتنی کے یہ الفاظ پڑھے گا وہ یہی تاثر لے گا کہ گویا مولانا زندگی بھر "قادیانیت" سے بالکل پاکدامن چلے آئے تھے۔ آپ نے کبھی اپنا دامن خیال بھی اس سے آلودہ ہونے نہیں دیا مگر ذرا ٹھہرئیے ذیل میں ہم ہفت روزہ ایشیا کے تازہ ترین پرچے سے جس کے مدیر محترم "خواجہ کے گواہ" کا پارٹ ادا کرتے ہیں ایک اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"الفضل نے الزام لگایا کہ مولانا کا یہ بیان غلط ہے وہ اس سے قبل قادیانیت کے متعلق ایک رسالہ عربی زبان میں لکھ چکے تھے۔ یہ رسالہ انہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد لکھا تھا جو مالیگاؤں ضلع ناسک (ہندوستان) کے ایک مطبع نے چھاپا تھا اور ۵۸ء میں قادیانی مبلغین مقیم شام کو دستیاب ہوا تھا ظاہر ہے کہ یہ الزام بڑا سنگین تھا اور "القادیانی والقادیانیت" اور اس کے اردو ترجمے "قادیانیت" کے مصنف کی اخلاقی دیانت پر نہایت سخت حملہ تھا۔ اور اس طرح الفضل نے کم از کم اپنے حلقے کے لوگوں میں مولانا ابو الحسن ندوی کو بے اعتبار کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہوگی۔ خود ان سطور کے راقم کو بھی یہ پڑھ کر سخت ذہنی خلفشار ہوا اور اس نے آغاز ۶۰ء کی کسی تاریخ میں ایک خط مولانا ابو الحسن کو لکھا اور اس الزام کی وضاحت طلب کی۔ اور پھر یاددہانی کے لئے ایک اور خط تحریر کیا ان کے جواب میں مولانا نے جو مکتوب تحریر فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جس سے قادیانیوں کے انداز استدلال اور اسلوب تحقیق و نظر کا بھی اندازہ ہو جائے گا:۔

ڈوساری، ضلع سورت

۲۱ اپریل ۶۰ء

محب گرامی قدر زاد لطفہ،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ! دونوں گرامی نامے ملے یا قادیانی تصنیف نہیں۔ اصلاً یہ ایک خط ہے جو میں نے صحیح حالات سے مطلع کرنے کے لئے اپنے مصری اور شامی احباب کے نام لکھا تھا۔ پھر اس کو ایک رسالے کی شکل دے کر شائع کر دیا۔ اس خط کی تحریر کے وقت میرے سامنے صرف مولانا مودودی کا "قادیانی مسئلہ" برنی صاحب کا ایک مضمون اور علامہ اقبال مرحوم کا انگریزی مضمون تھا جو انہوں نے جواہر لال نہرو اور اسٹیٹسمین کے ایک استفسار کے جواب میں لکھا تھا اس لئے القادیانی (عربی) اور قادیانیت (اردو) میں میرا یہ کہنا صحیح اور مطابق واقعہ ہے کہ اس کتاب سے پہلے مجھے قادیانی لٹریچر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔

باقی رہا یہ امر کہ یہ کتاب تمام تر "قادیانی مذہب" سے ماخوذ اور اس کی نقل ہے تو جو شخص دونوں کتابوں کو پڑھے گا وہ اس کا اندازہ کر سکتا ہے کہ میری کتاب بہت سی حیثیتوں سے اوریجنل ہے اور اپنے بعض انکشافات اور تحقیقات میں منفرد ہے۔ مصنف نے اپنا اخلاقی فریضہ ادا کرنے کے لئے برنی صاحب مرحوم کی کتاب کی رہنمائی اور اس سے استفادہ کا ذکر کر دیا۔ قادیانی سہولت پسندوں نے اسی کو پکڑ لیا اور جواب کی صعوبتوں سے بچنے کے لئے یہی کہنا آسان سمجھا کہ "یہ کتاب محض قادیانی مذہب" کی نقل ہے۔

میں نے مختصر عربی رسالہ القادیانیت ثورۃ علی النبوۃ المحمدیہ" کا ایک نسخہ رجسٹری سے آپ کو بھجوایا ہے تاکہ آپ اس کو خود ملاحظہ فرما سکیں۔

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔

ایک طویل و مسلسل سفر میں ہوں اس لئے اتنا ہی عرض کر سکا۔ مخلص ابو الحسن ندوی

(ایشیا مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۶۰ء)

اپنے اس مکتوب میں مولانا سید ابو الحسن صاحب ندوی نے اعتراف فرمایا ہے کہ آپ نے یہ "رسالہ" لکھا تھا مگر آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ نے "قادیانی" لٹریچر نہیں پڑھا ہوا تھا۔ صرف مودودی صاحب کا "قادیانی مسئلہ" برنی صاحب کا ایک مضمون اور علامہ اقبال مرحوم کا ایک انگریزی مضمون پڑھ کر ہی یہ رسالہ تصنیف فرمایا تھا۔ جو شروع میں مکتوب کی صورت میں تھا۔ مگر بعد میں رسالہ کی شکل دے کر شائع کر دیا گیا۔ اس کو کہتے ہیں "عذر گناہ بدتر از گناہ" آپ عربی عالم اسلام کو احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچانا چاہتے تھے کیا عام لوگوں کا یہی طریقہ ہوتا ہے کیا آپ نے بھی مودودی صاحب، کی طرح سنیاد تحفظ کا سا طریق اختیار نہیں کیا؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب آپ نے حرف گفتنی میں اس زور اور غرور سے "قادیانیت" سے اپنی پاکدامنی ثابت کرنی چاہی تھی۔ تو اس رسالہ کا کیوں ذکر نہ فرمایا۔ پھر کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کی طبیعت میں اتنی سہولت پسندی رچی ہوئی ہے کہ بغیر اصل لٹریچر دیکھے محض [illegible]

باقی صفحہ [illegible]

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زودنویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے:

صحیح اور عام فہم زبان استعمال کرنی چاہئیے

فرمایا۔
آج میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ گو

ہمارا تعلق دین سے ہے

لیکن جو باتیں براہ راست دین سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ بالواسطہ ان کا دین پر اثر پڑتا ہے ان کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ کے لئے مکہ تشریف لے گئے اور کفار نے آپ کو راستہ میں روک لیا تو مسلمانوں کا خیال تھا کہ زور سے عمرہ کرنا چاہیئے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر صلح سے صورت پیدا ہو جائے تو وہ اختیار کرنی چاہیئے۔ آخر مکہ والوں نے اس بارے میں گفتگو کرنے کے لئے اپنا ایک نمائندہ بھیجا۔ اس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چونکہ معلوم تھا کہ باوجود مشرک ہونے کے وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ خدا کی عبادت میں روک ڈالی جائے۔ اس لئے آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جس قدر تم قربانیاں لائے ہو سب ایک جگہ جمع کر دو۔ چنانچہ اونٹ اور بکرے جمع کر دیئے گئے۔ اور جب اسنے دیکھا کہ اس قدر

قربانی کے جانور

لائے گئے ہیں تو وہ سمجھ گیا۔ کہ یہ لوگ لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ چنانچہ اس نے واپس جا کر مشرکین کو یہی مشورہ دیا۔ کہ یہ لوگ لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کو عمرہ کرنے سے روکا جائے مگر مشرک چونکہ ضد پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا ہم روکتے نہیں۔ مگر یہ لوگ اس سال عمرہ نہ کریں۔ اگلے سال آکر کر لیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات مان لی۔ اور آپ تشریف لے گئے۔ تو قربانیوں کا رستے پر ایک جگہ جمع کر دینا دین کا معاملہ نہ تھا۔ مگر چونکہ اس کا اچھا اثر پڑتا تھا۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ اس طرح کرو۔ اسی طرح زبان کا معاملہ ہے۔ زبان ایک ایسا جسم ہے جس میں سے روح گذرتی ہے۔ جتنی

اخلاق کی باتیں

ہیں یا وعظ و نصیحت کی باتیں ہیں۔ یہ اسی وقت دوسرے پر اثر کریں گی۔ جب وہ اچھے پیرایہ میں بیان کی گئی ہوں۔ اور دوسرا ان کو بآسانی سمجھ سکے۔ ورنہ اصل مقصد جو کلام کرنے کا ہوتا ہے وہ فوت ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے ایک حد تک زبان کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ

صحیح اور عام فہم

ہو۔ گو ہم اس پر اس حد تک زور بھی نہیں دیتے کہ جب تک زبان پورے طور پر شستہ نہ ہو۔ تبلیغ ہی نہ کی جائے۔ کیونکہ اگر ہم یہ قاعدہ بنا دیں۔ تو ہمارے ہندوستانی مبلغوں کے لئے تبلیغ کرنا دشوار ہو جائے۔ اور وہ ایک لمبا عرصہ بیکار بیٹھے رہیں۔ پس یہ بھی ضروری نہیں کہ جب تک زبان شستہ نہ ہو تبلیغ ہی نہ کی جائے۔ لیکن ہماری یہ کوشش ہوتی چاہیئے۔ کہ ہم

عمدہ اور شستہ زبان بولیں

ہمارے ملک میں قرآن کریم اور احادیث اور عربی کتب کے تراجم کرنے والے ایک سخت غلطی کرتے آئے ہیں۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے تراجم نہایت جہل سی اردو میں کئے ہیں۔ مثلاً الذین یومنون بالغیب کا ترجمہ کریں۔ وہ لوگ جو لاتے ہیں ایمان غیب پر۔ اب یہ کوئی اردو نہیں ہے۔ ایسے اردو میں ترجمہ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جس کو دوسرے لوگ سمجھ ہی نہ سکیں۔ ترجمہ کرنے والوں نے

ترجمہ کی عجیب سی زبان

بنا دی ہے۔ میں نے کئی کتابوں کے تراجم منگا کر دیکھے ہیں۔ ان تراجم کا سمجھنا اصل کتاب سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ ہم نے قرآن کریم کے ترجمہ میں اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ اس کا سلیس اردو میں ترجمہ کیا جائے۔ غیر احمدی علماء ہماری جماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ احمدی لوگ نئے نئے تراجم شائع کرتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک سلیس اردو میں ترجمہ کرنا معنوں کے بدلنے کے مترادف ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شروع شروع میں

تفصیلی طور پر

ترجمہ کرنا شروع کیا تو مولویوں نے بے تحاشا آپ پر اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ مگر اب آہستہ آہستہ خود ہی اس طرف آ رہے ہیں۔
فرمایا۔

الفضل میں ایک مضمون

چھپا ہے۔ جو کہ شیعوں کے متعلق ہے ترجمہ کرنیوالا ایک عالم اور مولوی ہے۔ مگر جو ترجمہ کیا گیا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ مثلاً اس نے ایک قول حضرت عثمانؓ کا نقل کر کے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ کہ "پانچ چیزیں متقین کی علامت ہیں۔ اول یہ کہ نہ بیٹھے مگر ساتھ اس کے جو اصلاح کرے اس کے ساتھ کو" یہ ایسی اردو استعمال کی گئی ہے۔ کہ پٹھان بھی ایسی نہیں بولتے۔ بنگالی بھی ایسی نہیں بولتے مارواڑی بھی ایسی نہیں بولتے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان مولوی صاحب سے اگر ان کی بیوی یہ کہے کہ رکھ دوں میں آپ کے آگے روٹی پکا کر۔ تو وہ ہنسنے لگ جائیں۔ کہ یہ کیا مذاق کر رہی ہو۔ پھر اگر اس عالم کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی تھی۔ کہ میں خدا تعالیٰ کے کلام اور خلفاء کے کلام کے ساتھ تمسخر کر رہا ہوں۔ تو ایڈیٹر الفضل کہاں گئے ہوئے تھے۔ وہ اس مضمون کو رد کر دیتے اور کہتے کہ لکھنا ہے تو اردو زبان میں لکھو۔ اس زبان کو کون سمجھے گا۔ کون اس سے فائدہ اٹھائیگا۔ ہر زبان کے لکھنے کا ایک طریق اور

ایک قاعدہ

ہوتا ہے اس کے ماتحت وہ زبان چلتی ہے اس کو دوسری زبانوں پر قیاس نہیں کیا جا سکتا مثلاً عربی میں کہیں گے ذَھَبَ زَیْدٌ فعل پہلے لائیں گے فاعل بعد میں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کو چھوڑ کر اسباب پر بھروسہ مت کرو

"اے سعادت مند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو۔ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو نہ آسمان میں سے نہ زمین میں سے خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱)

لیکن اردو میں فاعل پہلے آتا ہے اور فعل بعد میں ہم یہ نہیں کہیں گے کہ چلا گیا زید۔ بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ زید چلا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ ترجمہ کرے کہ چلا گیا زید تو ہم کہیں گے۔ کہ اس نے صحیح ترجمہ نہیں کیا۔ اسی طرح میں نے دیکھا ہے کہ مدارس میں پڑھانے والے بھی بچوں کو اسی طرح تراجم پڑھاتے ہیں ہماری جماعت کے لوگوں کو

اس طریق سے بچنا چاہیئے

میرا مطلب یہ نہیں کہ ہماری زبان میں دہلی اور لکھنؤ والوں کی طرح فصیح ہو اور وہی محاورے ہو۔ یہ تو تکلیف مالایطاق ہے لیکن کم از کم ایسی تو ہو جس کو ہر شخص سمجھ سکے اور جو شخص اتنا ڈرپوک ہو کہ وہ سمجھتا ہو میں اگر ترجمہ کروں گا تو وہ درست نہیں ہو گا تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ ترجمہ ہی نہ کرے۔ اسے کون مجبور کرتا ہے کہ وہ ضرور ایسا مہمل سا ترجمہ کرے

قرآن مجید نسخ سے کلیتہً پاک ہے

پرسوں میں نے قرآن کے نسخ کے متعلق کچھ بیان کیا تھا۔ آج پھر اس کے متعلق مزید کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ نسخ ماننے والے علماء میں نسخ کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی بعض آیتیں بعض کو منسوخ کر دیتی ہیں لیکن غیر اللہ کا کلام قرآن کریم کو منسوخ نہیں کر سکتا بعض کہتے ہیں کہ سنت متواترہ بھی قرآن کریم کی آیات کو منسوخ کر دیتی ہے اور بعض ان سے اتر کر یہ کہتے ہیں احادیث متواتر بھی قرآن کریم کی آیات کو منسوخ کر دیتی ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں۔ کہ احاد صحیح حدیث بھی قرآن کریم کی آیات کو منسوخ کر سکتی ہے

احاد کا مطلب یہ ہے

کہ کسی روایت کے آخر میں صرف ایک راوی رہ جائے لیکن وہ راوی ثقہ ہو۔ اور علماء اس کے متعلق یہ خیال رکھتے ہوں کہ وہ سچ بولنے والا تھا تو ایسی حدیث بھی قرآن کریم کی آیت کو منسوخ کر سکتی ہے۔ یہ چار قسم کے خیالات علماء میں پائے جاتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل ہیں۔ اور

اللہ تعالیٰ کا یہ آخری کلام نسخ سے کلیتہً پاک ہے

یہ سب خیالات قرآن کریم کے نہ سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں اور قرآن کریم کی اندرونی شہادتیں خود ان خیالات کو رد کرتی ہیں۔ قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ اگر یہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی غیر کی طرف سے ہوتا۔ تو اس میں اختلاف کثیر پایا جاتا اس کے دوسرے الفاظ میں معنے یہ ہوئے کہ اگر قرآن کریم میں نسخ ہے تو ضروری ہے کہ اس میں اختلاف کثیر پایا جاتا ہو کیونکہ کوئی آیت اسی صورت میں منسوخ قرار دی جا سکتی ہے۔ جبکہ اس کا دوسری آیت سے اختلاف ہو۔

کوئی یہ کہہ سکتا ہے

کہ قرآن کریم میں اختلاف کثیر تو نہیں۔ ہاں اختلاف قلیل تو ضرور ہے۔ اس لئے نسخ ثابت ہے۔ سو دو سو آیات منسوخ نہ سہی لیکن دو چار تو ہو سکتی ہیں۔ مگر دراصل اس آیت کے معنے کرنے میں پہلے لوگوں نے غلطی کھائی ہے۔ یہاں کثیر بلحاظ تعداد کے نہیں آیا۔ بلکہ جب کوئی اہم مسئلہ ہو۔ تو ایک بات میں اختلاف بھی اختلافِ کثیر ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں ہوتا کہ بہت سی باتوں میں اختلاف ہو۔ مثلاً ایک شخص یہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایک ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ نہیں خدا دو ہیں۔ اب تعداد کے لحاظ سے تو ایک اور دو کا فرق کوئی فرق نہیں۔ لیکن یہ مسئلہ چونکہ اہم ہے۔ اس لئے ہم یہ کہیں گے کہ ان دونوں کی باتوں میں اختلاف کثیر ہے۔ پس اختلاف کثیر کے معنی یہ ہیں کہ ایک اہم بات دوسری کے خلاف بیان کی جائے۔ خواہ ایک بات میں ہی اختلاف پایا جاتا ہو۔ مفسرین نے اس آیت کے معنے کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ اختلاف کثیر بے شک تعداد کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ لیکن اگر کسی اہم بات میں اختلاف پایا جاتا ہو۔ تو وہ بھی اختلاف کثیر کہلائے گا

دعائے مغفرت

میرے عزیز بھائی قاضی مسعود احمد صاحب جہانگیر کولی ڈیلر کراچی (ابن میاں محبوب عالم صاحب مرحوم رضی آف راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور) مورخہ ۲۹ ماہ اگست ۱۹۶۰ء صبح ۴ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر قریباً ۵۰ سال تھی مرحوم نہایت صاف گو رحمدل اور تہجد گزار انسان تھے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور چھ بیٹیاں چھوڑی ہیں احباب جماعت دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرما دے۔ اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ اور کفالت کے سامان پیدا فرما دے جماعت احمدیہ کراچی نے اس موقعہ پر جس ہمدردی اور تعاون کا سلوک کیا ہے اس کے لئے شکر گزار ہوں۔

غمزدہ

(محمود احمد راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور)

فوری ضرورت

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ فضل عمر ہسپتال میں چند آسامیاں خالی ہیں جن کے لئے سٹاف کی ضرورت ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دوستوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ اگر جماعت کے دوست اس طرف توجہ نہیں دینگے تو پھر مجبوراً صیغہ ہذا کو دوسرے لوگوں کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

امید ہے دوست اس طرف توجہ فرمائیں گے اور خالی آسامیوں کے لئے جلد از جلد درخواستیں بھجوائیں گے۔

۱۔ آسامی لیڈی ڈاکٹر۔ کم از کم ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہوں۔ تنخواہ انشاء اللہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق حسب قابلیت و تجربہ دی جائے گی

۲۔ گریڈ I سند یافتہ نرس ——— تنخواہ گورنمنٹ گریڈ کے مطابق دی جائیگی

۳۔ اپریشن روم اسسٹنٹ ——— تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ دی جائیگی اپریشن روم کا کام اچھی طرح جاننا ضروری ہے

۴۔ ریڈیوگرافر کوالیفائیڈ ——— تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

۵۔ سرجن سپیشلسٹ ——— تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔

درخواست کنندگان اپنی تعلیم اور تجربہ کا ذکر درخواست کے ساتھ شامل کریں۔ درخواستیں چیف میڈیکل آفیسر کے نام آنی ضروری ہیں

(ڈاکٹر مرزا منور احمد)

ناصرات الاحمدیہ راولپنڈی کا اجتماع

بہنوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ضلع راولپنڈی کی ناصرات کا سالانہ اجتماع ۱۸ ستمبر بروز اتوار کو ہو رہا ہے۔ حلقہ جات کی ناصرات زیادہ سے زیادہ شامل ہوں اور ضلع کی بیرونی لجنات (۱) پنڈ بیگوال (۲) کوہ مری (۳) واہ (۴) گوجر خان اور (۵) چنگا بنگیال سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی نمائندہ ناصرات کو اجتماع کے لئے ضرور بھجوائیں۔ ان کو پروگرام بھجوایا جا چکا ہے مرکز سے سیکرٹری ناصرات ہمارے اجتماع کے لئے تشریف لا رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس پہلے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت کرے۔ آمین۔

مقام اجتماع مسجد احمدیہ سٹلائٹ ٹاؤن ہوگا۔

(خاکسارہ عائشہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

جامعہ نصرت ۱۰ ستمبر کو کھل رہا ہے

"جامعہ نصرت تعطیلات کے بعد دس ستمبر کو کھل رہا ہے۔ بورڈرز کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ نو ستمبر کی شام تک ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ میں پہنچ جائیں۔"

(پرنسپل)

مولانا شمس صاحب بہاولپور تشریف لے گئے

کوئٹہ سے مکرم محمد لطیف صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ۵ ستمبر کو کوئٹہ سے بہاولپور تشریف لے گئے ہیں۔

اعانت الفضل اور درخواست دعا

چوہدری محمد اختر صاحب اوورسیئر ٹھوکا مہنگا نے اپنے لڑکے عزیز خلیق اختر کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مبلغ ۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء عزیز خلیق اختر صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ صحابہ کرام و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت والی عمر عطا فرمائے اور امتحان کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے

(مینیجر الفضل)

مجلس خدام الاحمدیہ کی غرض و غایت

(از مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ)

(۱)

نوٹ:۔ مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے اپنا یہ اہم مقالہ مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور اور خدام الاحمدیہ لاہور کی تربیتی کلاسوں کے افتتاح کے موقع پر پڑھ کر سنایا۔

جب ہم کسی چیز کی افادیت یا غرض و غایت پر غور کرتے ہیں تو عموماً اس کے دو پہلو مدنظر رکھتے ہیں۔ ایک منفی پہلو اور دوسرا مثبت پہلو یعنی سب سے پہلے تو یہ دیکھتے ہیں کہ اس چیز کے منفی فوائد کیا ہیں یعنی یہ کن کن نقصانات سے ہمیں محفوظ کرتی ہے۔ اگر یہ چیز نہ ہوتی تو کون کونسی مضرتیں لازم آتیں۔ اس کے بعد یہ دیکھا جاتا ہے کہ آیا نقصانات سے بچانے کے علاوہ یہ چیز کوئی مثبت فوائد بھی اپنے اندر رکھتی ہے۔ یا کہ نہیں ہر دو پہلو اپنی اپنی جگہ پر بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ بعض چیزیں ہمیں صرف نقصان سے بچاتی ہیں اور اگر وہ نقصان عظیم ہوتا ہے تو اس چیز کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے خواہ اس کے اندر کوئی بھی مثبت فائدہ نہ ہو۔

مثال کے طور پر وبائی امراض کے ٹیکے عموماً ہمیں جانی نقصان سے بچاتے ہیں۔ اس لئے ان کی بڑی اہمیت ہے اگرچہ ان کے اندر مثبت فائدہ بظاہر کوئی نہیں یعنی وہ جسم میں طاقت و قوت نہیں پیدا کرتے۔ بلکہ عارضی طور پر کچھ کمزور ضرور کر دیتے ہیں۔ اور عارضی تکلیف کا موجب بھی ہوتے ہیں۔

اگر ہمارے سامنے کوئی ایسی چیز ہو جو دونوں قسم کے فوائد اپنے اندر رکھتی ہو تو اسکی عظمت سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ تحریک خدام الاحمدیہ بھی ایسی ہی تحریکات میں سے ہے جو منفی و مثبت دونوں قسم کے فوائد رکھتی ہیں۔ تحریک خدام الاحمدیہ کے منفی فوائد میں سے ایک عظیم الشان پہلو یہ ہے۔ کہ یہ تحریک نوجوانوں کو ذہنی انتشار۔ آوارہ مزاجی اور لغویات سے بچاتی ہے۔ لیکن محض کسی چیز کا نام اختیار کر لینے سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس کی حقیقت اور مغز کو حاصل نہ کیا جائے۔ اسی طرح محض خادم کہلانے سے یا خدام الاحمدیہ کی لسٹ میں نام آ جانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اس کی حقیقت کو پا لیا جائے تو بہت فائدہ ہے۔ نوجوانی کے عالم میں انسان کے دماغ و جذبات میں ایک تلاطم ہوتا ہے۔ کیونکہ دماغ پر ابھی عیالداری یا دوسری قومی جماعتی یا ملکی ذمہ داریاں نہیں ہوتیں۔ وقت بھی کافی فارغ مل جاتا ہے۔ جس کی وجہ نوجوان لغویات کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ انگریزی زبان میں ضرب المثل ہے کہ

An idle man's brain is Devil's workshop

یعنی ایک بے بیکار انسان کا دماغ اکثر شیطانی خیالات و وساوس کی آماجگاہ بنا رہتا ہے۔

ہمارے امام ہمام اطال اللہ بقاءہ و ایدہ بنصرہ العزیز نے کمال دانشمندی سے تحریک خدام الاحمدیہ کے ذریعہ سے ہمیں ایسے کاموں کی طرف راغب اور مصروف کر دیا ہے کہ ایک سچے رکن مجلس کے لئے اپنے ضروری کاموں کے علاوہ جو بھی وقت بچتا ہے۔ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں صرف ہو جاتا ہے۔ اس کے پاس لغویات کے لئے اور آوارہ مزاجی کے جذبات کی رو میں بہنے کے لئے وقت بچتا ہی نہیں۔ گویا تحریک خدام الاحمدیہ ایک ایسا قلعہ ہے جس میں شیطان کا گذر نہیں۔ اس کے برعکس چونکہ خدمت دین اور خدمت خلق کے کاموں سے یہ معمور رہتا ہے اس لئے ملائکۃ اللہ کا اکثر یہاں گذر رہتا ہے اور اس جگہ پر کام کرنے والے ملکی صفات بن جاتے ہیں۔

مثلاً کسی نوجوان کے ذمہ شعبہ تعلیم کا انتظام ہے وہ ہر وقت یہی سوچتا رہتا ہے۔ کہ کن ذرائع سے میں نوجوانوں کو آگاہ کروں کہ وہ جلد سے جلد نماز و قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ جائیں۔ پھر جو نوجوان سیکھنے پر آمادہ ہیں ان کے سکھلانے کا کیا انتظام کروں۔ کون کون سے اساتذہ کی خدمات کا انتظام کروں کس جگہ کروں۔ کونسا وقت مناسب ہوگا وغیرہ وغیرہ غرض صرف یہ شعبہ ہی اتنا عظیم الشان ہے کہ اس کا منتظم ہر وقت ہی مصروف الذہن رہتا ہے۔

قائدین ناظمین۔ زعماء اور منتظمین سے لے کر عام خادم ہی کو لے لیں۔ اپنی صحت تعلیم اور خاندان سے متعلقہ ضروری امور کے بعد اسے یہ ہدایت ملتی ہے۔ کہ بارش کی وجہ سے شہر کے فلاں محلے میں مکان گر گئے ہیں۔ شام کو چار بجے سب خدام فلاں جگہ پر جمع ہو جائیں وقار عمل ہوگا۔ اور غرباء کے مکان بنائے جائیں گے۔ ملک کے دوسرے نوجوان تو اکثر آپ کو اس وقت سینما گھروں میں ملیں گے مگر ہمارے خدام میں سے اکثر اس وقت خلق اللہ کی خدمت میں مصروف نظر آئیں گے۔ اس قسم کے منفی فوائد کا ذکر قرآن کریم نے ان الفاظ میں کیا ہے

کہ یخرجھم من الظلمات الی النور

یعنی ہمارا رسول مومنوں کو اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

ان منفی قسم کے فوائد کے بعد اب ہم مثبت فوائد کی طرف آتے ہیں۔ اس قسم کے فوائد میں سے تحریک خدام الاحمدیہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے عملی اور ذہنی طور پر ہماری ایسی تربیت ہوتی ہے کہ بعد میں اصل مواقع آنے پر ہم قومی و ملکی نیز دینی و دنیوی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں کوئی کام بغیر مشق اور ابتدائی تربیت کے خوش اسلوبی سے نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی نوجوان کا ارادہ جرنیل بننے کا ہو تو پہلے اُسے لازماً کسی ملٹری اکیڈیمی یا سکول میں تربیت حاصل کرنی ہوگی۔ اگر کوئی شخص سمندر کا تیراک بننا چاہتا ہے تو سب سے پہلے اسے چھوٹے اور کم گہرے تالاب میں یا نہر میں۔ تیراکی کا فن سیکھنا ہوگا۔ تحریک خدام الاحمدیہ کے ذریعہ سے ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے لئے ایک تربیت گاہ مہیا کر دی ہے جس میں تربیت حاصل کر کے ہم آگے چل کر بڑی جماعتی ذمہ داریوں۔ قومی اور ملکی فرائض کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے قابل بنتے ہیں۔

انگریزی میں کہتے ہیں کہ

Child is the father of man

یعنی انسان کی بڑی عمر کی عادت و خصائل کی بنیاد بچپن میں ہی رکھی جاتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ الہام ہے کہ

”نفس انسانی کی اصلاح صغرسنی میں بہتر ہوتی ہے“

پس جن عادات و خصائل کی ہمیں بڑے ہو کر ضرورت پڑے گی ان کی ابتدا بچپن میں ہی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح بڑے ہو کر جو قومی۔ ملکی یا جماعتی ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر رکھی جانے والی ہیں۔ ان کے لئے بھی چھوٹی عمر میں ہی ہماری تربیت ہونی چاہیئے — خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں یہ سب امور آ جاتے ہیں ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ملک و وطن کی خدمت۔ خدمت خلق بیوگان کی خبر گیری۔ صحت جسمانی کی ترقی۔ قومی کاموں میں تعاون افسران کی اطاعت۔ دینی تعلیم کا حصول۔ اسلامی احکام کی پابندی اور ان کی دوسروں کو تلقین بنی نوع انسان کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا کرنا استقلال کی عادت۔ غرض یہ سب امور جو ہماری ترقی کے لئے بنیادوں کے طور پر ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں شامل ہیں۔

خدام الاحمدیہ کے مقاصد میں سے ایک اہم اور نمایاں مقصد خدمت خلق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے خدام خلق۔ یعنی ہمارا مقصد صرف احمدیت یا احمدیہ جماعت کی خدمت کرنا نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق کی بلا رعایت مذہب و ملت۔ خدمت بجا لانا ہمارا نصب العین ہے۔ خدمت خلق درحقیقت وہ عظیم الشان کام ہے کہ اسے بعض اوقات نصف دین بھی کہہ دیا جاتا ہے کیونکہ دین کا خلاصہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علیٰ خلق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعظیم اور اس کی مخلوق کی خدمت اور ان پر شفقت۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہمارا دل ان جذبات خدمت سے لبریز نہیں تو ظاہری علم بجائے فائدہ کے نقصان کا موجب ہو جاتا ہے۔ بجائے نجات کے تباہی و ہلاکت کا راستہ دکھاتا ہے علمی لحاظ سے دیکھیں کہ آج دنیا کس برق رفتاری سے ترقی کر رہی ہے مگر یہ علمی ترقی ہی اُسے ہلاکت کے گڑھے کی طرف دھکیل رہی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ اس ظاہری ترقی کے ساتھ باطنی ترقی کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ دل اخوت و مساوات انسانی کے جذبات سے عاری ہیں۔ اپنے خالق و مالک کا انکار کرتے ہیں۔ اس کے احکام کے آگے سر جھکانے کیلئے تیار نہیں۔ اس وقت دنیا آنے والی ہلاکت سے اسی صورت میں نجات پا سکتی ہے اگر وہ اپنے خالق کی بھی معرفت حاصل کرے اور اس کی مخلوق پر احسان کرنیکے جذبات سے معمور ہو۔ چنانچہ قرآن کریم نے تیرہ سو سال پہلے اس حقیقت کو ان الفاظ میں واشگاف کیا تھا کہ

بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسنٌ فلہٗ اجرہٗ عند ربہٖ ولا خوفٌ علیھم ولا ھم یحزنون۔

(بقرۃ۔ آیت ۱۱۳)

یعنی جو بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے۔ اس کے احکام کی تعمیل میں لگ جائے ساتھ ہی اس کی مخلوق پر احسان کرنے والا بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے۔ اور ایسے لوگوں کو آئندہ کے متعلق کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔ اور نہ ہی وہ کسی سابق نقصان پر غمگین ہوں گے۔ (باقی)

احمد نگر میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

سیرت النبیؐ کا جلسہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ احمد نگر میں زیر صدارت مکرم مولوی ابو العطاء صاحب فاضل منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو محمد الطاف خان صاحب نے کی اس کے بعد ربوہ کے مکرم بشارت احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی

بعد ازاں صاحب صدر نے جلسہ کی غرض مختصر الفاظ میں بیان کی۔ سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی ظفر محمد صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عربوں کی حالت کے موضوع پر کی پھر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ میں سے توکل صبر و استقلال دشمنوں سے حسن سلوک سخاوت اور صداقت کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے تقریر فرمائی۔ آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں رسول کریم کے اخلاق فاضلہ بیان کئے اس کے بعد مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے بعض پہلوؤں پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد منشی عبد الخالق صاحب نے پنجابی زبان میں تقریر فرمائی۔ مکرم محمد اسلم صاحب بھٹی نے حضورؐ کے صبر و استقلال۔ ایفائے عہد اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے واقعات بیان فرمائے۔ قریشی محمد حمید صاحب نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو ہمارے لئے قابل عمل ہے۔

ان تقاریر کے بعد مکرم صدر صاحب نے اپنی فاضلانہ صدارتی تقریر میں حضورؐ کا عوام سے حسن سلوک کے موضوع پر پنجابی زبان میں روشنی ڈالی اور بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبد المجید خان جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ احمد نگر (جھنگ)

خوشی اور غم ہر دو مواقع پر صدقہ دینے والے

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون کا چندہ صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اگر مومن کو خوشی پہنچے تو شکرانہ کے طور پر اور اگر غم پہنچے تو اللہ تعالے کی رحمت کو جوش میں لانے کے لئے یہ چندہ ادا کرنا یقیناً نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے۔ اس نیک مقصد کے پیش نظر اس مد میں حسب ذیل بھائیوں اور بہنوں نے حصہ لیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان سب کی مشکلیں آسان کرے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

	روپے
(۱) حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالے ربوہ عزیز سید امین احمد کی کامیابی پر	۱۵/-
(۲) مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مریدکے ضلع شیخوپورہ	۱۶/-
(۳) مکرم ڈاکٹر فقیر احمد صاحب قمر آباد سندھ۔ منافع ماہ مئی	۱۵/-
(۴) مکرم حاجی کریم بخش صاحب " بر کامیابی امتحان پسر خود	۲۰/-
(۵) مکرم چوہدری محمد نواز صاحب مومن کارکن بیت المال ربوہ بر پیدائش پسر خود	۵/-
(۶) محترمہ اہلیہ صاحبہ عبد الحمید صاحب کوئٹہ	۵/-
(۷) مکرم لطیف احمد صاحب سنوری راولپنڈی بر کامیابی امتحان خود	۱۰/-
(۸) مکرم محمد رفیق صاحب ناصر آباد سندھ بر کامیابی امتحان خود	۵/-
(۹) مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال گوٹھ نتھے خاں سندھ (برشادی خود)	۱۰/-
(۱۰) مکرم محمد نظام الدین صاحب چٹاگانگ مشرقی پاکستان سالانہ ترقی	۹۰/-
(۱۱) مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب گگو ضلع منٹگمری منافع	۲/-
(۱۲) مکرم فضل احمد صاحب ٹنڈو سندھ۔ (پیدائش بچہ)	۵/-
(۱۳) مکرم سید محمد میاں صاحب سلیم سکھر سندھ بر کامیابی امتحان	۵/-
(۱۴) مکرم محمد شفیع صاحب بہر پیدا رخزانہ صدر انجمن احمدیہ سالانہ ترقی	۱/۸

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے میرے بھائی جان چوہدری کرامت اللہ صاحب کاٹھ گڑھی کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالے نے بچی کا نام زاہدہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے بچی کو نیک صالح خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (عزیزہ راشدہ کاٹھ گڑھی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کی گیارھویں فہرست پیش کی جاتی ہے جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں ھل جزاء الاحسان الا الاحسان

(۸۷) مکرم ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب ایم۔ ایچ۔ ڈی (ڈھنگانہ) منجانب والد مرحوم ڈاکٹر مہر علی خان صاحب	۱۵۰/-/-
(۸۸) مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت خواجہ غلام نبی صاحب پرانی انارکلی لاہور منجانب مرحوم والدین۔	۱۵۰/-/-
(۸۹) مکرم شیخ فیروز الدین صاحب سوداگر چرم سلطان پورہ۔ لاہور۔ منجانب والدہ مرحومہ اللہ بوائی صاحبہ۔	۱۵۰/-/-
(۹۰) مکرم مسٹر محمد اکبر صاحب فاروقی بادشاہ روڈ نزد سندھ فلور مل کراچی ۳ منجانب اہلیہ خود محترمہ فردوس اکبر صاحبہ مرحومہ	۱۵۰/-/-

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری چچی صاحبہ اہلیہ چوہدری دولت خان صاحب مرحوم کاٹھ گڑھی ۹/۲ بروز جمعہ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نعش چک ۹۳ ج۔ ب ضلع جھنگ سے بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی اور نماز جنازہ پانچ بجے شام ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب نے پڑھایا شام کو سات بجے قریب بہشتی مقبرہ میں مرحومہ کو سپرد خاک کیا گیا۔

مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ وصیت حصہ جائیداد کی تھی۔ اپنی زندگی میں وفات سے بہت قبل اصل رقم سے زیادہ ادا کر چکی تھیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانک لے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (عنایت اللہ خان خلیل مولوی فاضل مبلغ مشرقی افریقہ)

دعائے نعم البدل

برادرم مکرم عبد الستار خان صاحب (آف ڈیرہ غازیخان) مینیجر گورنمنٹ زراعت فارم گوجرانوالہ کا نو عمر بچہ طاہر سلیم ۳ اور ۴ ستمبر ۱۹۶۰ء کی درمیانی شب کو وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ (سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

(۱) عزیز احمد صاحب ۱۳۱۴۱ ولد محمد عبد اللہ صاحب سابق کارکن برکات تبشیر ربوہ۔ (۲) خالد احمد صاحب ۱۳۰۱۹ ولد صالح محمد صاحب مرحوم سکنہ احمدی کلی ضلع بنوں (۳) بشیر احمد صاحب ۱۴۳۵۲ ولد محمد علی صاحب نانو ڈوگر ضلع شیخوپورہ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

---

(۱) نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

چھ وظائف ایشیا فاؤنڈیشن مالیت بریک سو روپے ماہوار بشرائط میٹرک (الیف ایس سی یا الیف اے) فارم درخواست کالج ایڈمنسٹریٹر آنیسے درخواستیں بنام پرنسپل ۲۰/۹ تک۔ امتحان ۲۲/۹ (دپ۔ٹ ۵/۹/۶۰)

۲ وظائف برائے غیر ملکی ٹریننگ

اٹک آئل کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے دو وظائف برائے کیمیکل انجینئرنگ بجائے پٹرولیم ریفائنڈ انجینئرنگ و جیالوجی مالیت وظیفہ ۵۰ پونڈ ماہوار۔ فیس و خرچ آمد و رفت علاوہ شرائط:۔ آنرز ڈگری برائے متعلقہ مضمون فرسٹ کلاس۔ عمر ۳۰ تک۔ فارم درخواست اٹک آئل کمپنی لمیٹڈ راولپنڈی سے طلب ہو۔ (دپ ٹ ۵/۹/۶۰)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

زعماء انصار اللہ شوریٰ انصار اللہ کے نمائندگان کے اسماء سے جلد مطلع فرمائیں!

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

نمبر ۱۵۸۰۲ میں زبیدہ ناہید زوجہ ڈاکٹر بشیر احمد قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوتی ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کل جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ -/۳۰۰۰ روپے حق مہر جو میں اپنے شوہر سے وصول کر چکی ہوں اور زیور طلائی حسب ذیل ہے۔ ۵ عدد انگوٹھیاں وزن ۱ تولہ ۵ ماشہ قیمت -/۱۹۲ روپے۔ دو عدد کڑے وزن ۲ تولہ ۷ ماشے قیمت -/۳۴۰ روپے ایک عدد گلوبند وزن ایک تولہ ۸ ماشہ قیمت -/۲۵۰ روپے کانوں کے جھمکے دو عدد وزن ۱۱ ماشے قیمت -/۱۱۰ روپے تنگ وزن ۱ تولہ ۱ ماشہ قیمت -/۱۴۰ روپے کانوں کی دو بالیاں وزن ۱ تولہ ۲ ماشہ قیمت -/۱۵۰ روپے کل قیمت -/۱۱۸۲ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں میری جائیداد پر جتنی رقم واجب آتی ہے وہ میں ادا کرتی ہوں (یعنی -/۴۱۸ روپے) اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

الامۃ زبیدہ ناہید زوجہ ڈاکٹر بشیر احمد کوہاٹ ۶۰/۷/۱۴

گواہ شد محمد اکبر افضل شاہد ولد ماسٹر سراج الدین صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ کوہاٹ ۶۰/۷/۱۴

گواہ شد بشیر احمد اسسٹنٹ سرجن انچارج لیاقت میموریل ہسپتال کوہاٹ ولد محمد رحمان خان۔ مورخہ ۶۰/۷/۱۴

نمبر ۱۵۸۰۳ میں مریم خاتون زوجہ میاں بہاول بخش قوم راجپوت پیشہ خانہ دار عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ راگست ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرا زیور تقریباً -/۲۰۰ روپے کا ہے۔ تفصیل بالیاں و کڑے نقرئی قیمتی -/۶۰ روپے والے طلائی ایک چوڑی وزنی ۱ تولہ قیمتی -/۱۴۰ روپے کل میزان -/۲۰۰ روپے (دو صد روپے صرف)
۲۔ میرے گھر کا سامان چارپائیاں۔ برتن کپڑے وغیرہ تقریباً -/۱۵۰ روپے کا ہے۔
۳۔ میرا حق مہر جو کہ بصورت نقد میرے پاس موجود ہے -/۱۵۰ روپے ہے گویا میری کل جائیداد اس وقت -/۵۰۰ روپے کی مذکورہ ہے اس کے سوا اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی موجودہ جائیداد منقولہ کل میزان -/۵۰۰ روپے کے ۱/۱۰ یعنی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ بھی میری ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

الامۃ نشان انگوٹھا مریم خاتون

گواہ شد بقلم خود امان اللہ محلہ دارالرحمت شرقی مکان ۳۱/۲۵ ولد محمد یوسف صاحب

گواہ شد آغا خان ولد میاں بہاول بخش بقلم خود پسر موصیہ دکان دار کچا بازار دارالرحمت ربوہ۔

نمبر ۱۵۸۰۴ میں خورشید بیگم زوجہ محمد ابراہیم صاحب ڈار وصیت ۱۴۲۱۱ قوم کشمیری ڈار پیشہ خانہ داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ رجولائی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی کڑے ۱۰ تولہ جن کی قیمت قریباً ایک ہزار تین سو -/۱۳۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ۲۔ مجھ کو مبلغ دس روپیہ ماہوار اپنے خاوند سے جیب خرچ ملتا ہے۔ اور میں ایک روپیہ ماہوار ۱/۱۰ حصہ بھی اس رقم کا باقاعدہ ادا کرتی رہوں گی۔ ۳۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ خاکسارہ نے عرصہ دراز ہوا کہ حق مہر نقدی کی صورت میں اپنے خاوند سے وصول کر کے اپنے ذاتی اخراجات میں صرف کر دیا تھا اور اب میرے پاس اس رقم میں سے کچھ بھی بقایا نہیں ہے۔ الامۃ خورشید بیگم

گواہ شد محمد ابراہیم ڈار وصیت ۱۴۲۱۱ فاطمہ جناح روڈ رانا منزل بٹ مکان ۴۷/۱ خاوند موصیہ۔

گواہ شد: سید عبد الرشید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوئٹہ۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

معاندین کے مضامین کی بناء پر آپ اپنے مصری اور شامی احباب کو مکتوبات نہیں لکھ مارتے بلکہ ہندوستان ہی میں اس کو رسالہ کی صورت میں شائع کر کے عرب ممالک میں پھیلاتے ہیں کیا ندوۃ العلماء کے معتمد کی شان تحقیق یہی ہوتی ہے کہ پکڑے جاتے ہیں "رقیبوں" کے لکھے پر ناحق آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

اعلان ولادت

مجھے اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولود چوہدری عبد الغنی آف بابا بکالہ امرتسر کی پوتی اور چوہدری جان محمد سر شمیر روڈ لائل پور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو اور اس کی والدہ کو صحت کے ساتھ رکھے اور دراز عمر عطا فرمائے اور نیک صالحہ۔ خادمہ دین بنائے آمین +

عبد السلام قائد خدام الاحمدیہ ڈنڈا پور گکھڑولیاں

اعلان

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو ٹیکے لگانے کے لئے پارٹ ٹائم ویکسینیٹر بمشاہرہ -/۱۵ روپے ماہوار الاؤنس کی ایک اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں پندرہ ستمبر ۱۹۶۰ء تک بنام چیئرمین صاحب ٹاؤن کمیٹی ربوہ ارسال کریں۔

چیئرمین
ٹاؤن کمیٹی ربوہ

پاکستان متبادل نہری تعمیرات پر ستّر کروڑ روپے خرچ کرے گا

پانچ ارب روپے میں سے باقی سرمایہ عالمی بنک اور دوست ممالک لگائیں گے

کراچی ۹ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے پانی اور بجلی کے ترقیاتی ادارے (واپڈا) کے ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہری پانی کے سمجھوتے کے تحت پاکستان متبادل تعمیرات پر ستّر کروڑ روپے کے قریب خرچ کرے گا۔ متبادل تعمیرات کے منصوبے کے تحت سات لنک نہریں۔ دو بڑے بند اور پانچ بیراج بنانے کے علاوہ ٹیوب ویل اور نکاس کے نظام بھی قائم کئے جائیں گے۔ تعمیرات کے باقی مصارف عالمی بنک، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور بھارت برداشت کریں گے۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ پاکستان نے دو بند منگلا بند اور تربیلا بند۔ بنانے کا کام پہلے ہی شروع کر دیا ہے۔ اور ان پر اب تک تین ارب روپے خرچ کر چکا ہے۔ یہ رقم پاکستان کے حصہ کے ستّر کروڑ روپے کے علاوہ ہوگی۔ نہری پانی کے معاہدے پر ۱۹ ستمبر کو دستخط کئے جائیں گے۔ جس کے بعد واپڈا متبادل تعمیرات کا کام فوراً شروع کر دے گا۔

طلبہ اپنے کو تعلیم کیلئے وقف کر دیں

کشتیا ۹ ستمبر پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر حبیب الرحمٰن نے مقامی کالج کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے ان پر زور دیا کہ وہ اپنے آپ کو حصول تعلیم کے لئے وقف کر دیں جو ان کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہے۔ آپ نے کہا طالب علموں کو تمام تعلیمی سہولتوں سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے تاکہ وہ محنت اور ثابت قدمی سے کام کریں۔ کیونکہ ذاتی اور قومی عظمت کے حصول کی یہ سب سے بڑی ضمانت ہے۔

مسٹر حبیب الرحمٰن نے بنیادی جمہوریتوں کے مقامی ارکان کے ایک اجتماع سے خطاب بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت ملک میں تعلیم کی توسیع و ترویج کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور وہ چاہتی ہے کہ لوگوں میں ترقی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز مسعود اقبال متعلم جماعت دہم پونے دو برس سے شدید سر درد کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ نیز چوہدری عبد الکریم خانصاحب بی۔اے۔ اور ان کی والدہ اور والد کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(غلام محمد آرٹسٹ دھاری منڈی لاہور)

الفرقان کے خریداروں کو اطلاع

رسالہ "الفرقان" بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۰ء بجائے دس تاریخ کے پندرہ ستمبر کو ڈاکخانہ سے روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ خریدار حضرات مطلع رہیں۔

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

اعلان گمشدہ

خاکسار کا بڑا لڑکا محمد احسان عمر تقریباً ۱۳-۱۴ سال۔ رنگ گندمی قد درمیانہ گھر سے ناراض ہو کر تقریباً ایک ماہ سے کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے اس کی والدہ بہت غم کر رہی ہے۔

محمد اسحاق ولد چراغ الدین صاحب نمبردار

گوکھووال چک $\frac{247}{R.B}$ براستہ ٹکا ٹکا تحصیل و ضلع لائلپور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴